حضرت مولانا سعید الرحمٰن دیروی
فاضل بنوری ٹاؤن، کراچی

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمہ اللہ

عباد الرحمٰن کی عملی تفسیر

اگر مجھ سے کوئی پوچھ لے کہ آپ نے قرآن کریم میں مذکور عباد الرحمٰن کی صفات والی ہستی کو دیکھا ہے تو میں برجستہ جواب دوں گا کہ ہاں، ہاں ضرور دیکھا ہے اور وہ ذات والا صفات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی عبقری ہستی تھی جو یقینی طور پر اس کا مکمل مصداق تھے۔

وہ قرآن کریم کے مذکورہ اوصاف کی عملی تصویر تھے اور ہر وہ شخص جو حضرت کی مجلس میں رہا ہو یا حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ سے ہم کلام ہو چکا ہو یہ گواہی دے گا کہ یقیناً حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ میں عباد الرحمٰن کی صفات درجۂ اتم موجود تھیں۔

حضرت کی رفتار و گفتار، دشمن سے سلوک، عبادت و ریاضت، دین کی خدمت، دن اور رات کو اللہ کے سامنے زار و قطار رونا اور گڑگڑانا، ہر عمل میں اعتدال سے کام لینا، توحید و سنت کی اشاعت، یہ سب امور آپ کی گھٹی میں داخل تھے۔

عباد الرحمٰن کی پہلی صفت آہستہ چلنا ہے اور حضرت کی رفتار سے فوراً یہ اندازہ ہو جاتا کہ وہ کتنے آرام کے ساتھ قدم اٹھاتے اور کتنی عاجزی کے ساتھ چلتے۔ چلنے کے دوران زمین کی طرف جھکے ہوتے اور نظر کی حفاظت کرتے ہوتے۔ چلتے ہوتے جو بھی ملتا۔ تواضع اور عاجزی سے پیش آتے حضرت شیخ الحدیث کو ایک نظر دیکھ کر اذا رأو ذکر اللہ کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

مخالفین اور جہلاء سے سلوک:۔ اکثر احمق اور جاہل لوگ حضرت کے خلاف سازشیں بنا لیتے اور قسم قسم کی تکلیفیں دیتے لیکن حضرت ان کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کا معاملہ کر کے صرف نظر کر لیتے اور دوران ملاقات خندہ روئی سے پیش آتے تاکہ ان کو احساس نہ ہو جائے۔

رات کی عبادت و گریہ:۔ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے دعا و گریہ کا ایک خاص وصف دیا تھا۔ دن کو اعلاء کلمۃ اللہ میں مصروف اور رات کو اپنے خالق سے راز و نیاز میں مشغول ہوتے وہ بکّاءٌ باللیل وفرسانٌ بالنہار (رات کو زیادہ رونے والا اور دن کو گھوڑے پر سوار) تھے اور اس گریہ و زاری کی وجہ سے اللہ نے دین کی خدمت کا اتنا عالی موقع دیا اس صدی میں کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ کسی خادم خاص نے رات کے وقت خفیہ طور پر حضرت کی دعا اور آہ و بکا۔ کو ٹیپ کیا ہوا ہے سننے والے کو اپنے ساتھ رُلا دیتے ہیں وہ بارگاہِ الٰہی میں اپنی تقصیرات کو کیسے اور کس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے دعا کی لذت چکھائی تھی اور اس کی وجہ سے حلقہ والوں اور تلامذہ و محبین کو بھی لذت محسوس ہو جاتی ہمارے استاد مولانا عنایت اللہ صاحب حالاً شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ فرماتے تھے کہ ابتداء۔ مدرسہ میں جب کہ اس وقت موجودہ مسجد نہیں بنی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ عصر کے وقت دار العلوم تشریف لے آتے اور چٹائیوں پر نماز پڑھا کر دعا میں مشغول ہو جاتے اس دعا میں شرکت کے لیے دور دور سے لوگ تشریف لاتے تھے دعا کے وقت جذب کی کیفیت طاری ہو جاتی جو بھی دعا کے لیے درخواست کرتے حضرت دیر تک دعا کرتے رہتے حتیٰ کہ سائل کو یقین ہو جاتا کہ میرا کام ہو گیا۔

حضرت کا اعتدال:۔ یہ صفت حضرت میں عجیب تھی موقعہ اور محل کے مطابق اللہ کی توفیق سے اس کے مقتضی کے مطابق حسب ضرورت خرچ کر دیتے باہر کے مہمانوں کی خاطر تواضع میں بے مثال تھے اور دینی معاملات میں اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کا نرالا طریقہ اللہ نے عنایت فرمایا تھا۔

تعلق مع اللہ اور اس کی دعوت:۔ حضرت کی زندگی کا مقصد لوگوں کا تعلق اللہ سے جوڑنا تھا۔ چنانچہ ہر مجلس میں بات بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے اور اعمال کی دعوت دیتے لوگوں کے ذہنوں کو اسباب سے ہٹا کر خالق اسباب کی طرف متوجہ کرتے ایک دفعہ کچھ نوجوان بندوق لیے ہوتے عصر کے وقت مجلس میں حاضر ہوتے اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی نے قتل کیا ہوا ہے اور اب پولیس ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہے آپ کچھ سفارش کریں تو فرمانے لگے کہ "عدالت وغیرہ کی کارروائی تو میں نہیں کر سکتا کیونکہ کمزور اور بوڑھا ہوں البتہ اللہ

کی طرف متوجہ ہو جاویں اور فلاں فلاں دعائیں پڑھا کریں، سب لوگوں کو یہی ارشاد فرماتے کہ ہر کام اور ہر حال میں اللہ کی ذات اقدس پر نظر رکھیں اور حضورؐ کے اعمال و اوراد کو اپنا کر مداومت اختیار کریں۔

معاندین اسلام کا مقابلہ : آپ نے ہر جگہ پر معاندین اسلام اور باطل لوگوں اور ان کے نظریات کا برسر میدان مقابلہ کیا اور ہر جگہ اللہ نے غلبہ دیا۔ اسمبلی کے اندر اور باہر باطل کا مقابلہ کیا۔ خود اکوڑہ، مردان، سرحد کے علاقوں میں خاکسار تحریک کے خلاف پر زور مہم چلاتی۔ مرزائیوں اور رافضیوں کا بھرپور مقابلہ کیا۔ اپنے علاقے میں بدعات کو ایسا ختم کر دیا کہ لوگوں کے ذہنوں سے بدعت کا تصور ختم ہو گیا۔ حضرتؒ بدعات سے مجتنب اور سنت نبویہ کے داعی تھے آپ کی ہر ادا سے عشق رسولؐ ٹپکتا تھا۔ آپ کے درس حدیث میں اگر ایک سخت دل آدمی بھی بیٹھ جاتا تو اپنے درد و سوز اور حسن صورت سے اس کا دل موہ لیتے تھے۔ درس حدیث میں فرق باطلہ کی تردید نرالے انداز سے کرتے اور ہر طالب علم کو مجاہد بننے کی ترغیب دیتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ آج دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہر میدان میں باطل کے مقابلہ میں برسر پیکار ہیں بالخصوص جہاد افغانستان میں صف اول کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

مصداق حدیث : آپ نے فرمایا کہ اذا رؤوا ذکر اللہ (اللہ والوں کو جب دیکھا جائے تو اللہ یاد آتا ہے) یقیناً غائبانہ طور پر تو ہر ایک حضرت شیخ الحدیثؒ کے اوصاف و کمالات سن کر گرویدہ بن جاتے لیکن جب شرف ملاقات سے بار آور ہو جاتے تو اللہ اللہ کی صدائیں لگانے والے بن جاتے کیونکہ حضرتؒ کو اللہ نے حسن صورت و سیرت، ملنساری، تواضع و عاجزی، تبسم اور چہرہ کی تازگی اور حسن کلام کا وہ اعلیٰ درجہ عطا کیا تھا کہ دیکھ کر ہر آدمی متاثر ہو جاتا۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

آپ کے دیکھنے پر بہت سارے لوگ اللہ والے بن گئے آپ کی عاجزی کا یہ حال تھا کہ چھوٹے چھوٹے طالب علموں کے ساتھ شفقت پدری والا سلوک فرماتے اور ہر آدمی کے ساتھ سلام و کلام کرتے اپنی مسجد میں عصر کے وقت جب تشریف لے آتے تو روزانہ ایک مجذوب حاضر خدمت ہو کر حضرت کو سلام کر کے مصافحہ کر لیتا۔ تو حضرت شیخ الحدیثؒ ان سے فرماتے "بزرگ کیا حال ہے" وہ مجذوب ہنس کر چلے جایا کرتے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ نے اپنی ساری صلاحیتیں مدرسہ کی تعمیر و ترقی، طلباء کی تربیت اور دینی علوم کی اشاعت کے لیے وقف کر دیں تھیں اور اسی وجہ سے آج دارالعلوم پورے پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں ایک عظیم جامعہ شمار کیا جاتا ہے اور ہر ملک میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء دین حق کے داعی اور مبلغ بن کر مصروف کار ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳۰۴ سے : تاریخ ساز شخصیت

رہے اور ہمیں سیدھی راہوں پر چلنا سکھا گئے۔ اُن کی زندگی ہمارے لیے ایک نمونہ تھی۔ انشاء اللہ مولانا مرحوم کا مشن ضرور کامرانیوں سے ہمکنار ہوگا، اُن کی محنت اور کوشش رائیگاں نہیں جائے گی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن کی قبر کو اپنے فضل و کرم سے روشن فرمائے۔ موت کی نیند سونے والا جنت الفردوس میں کروٹ کروٹ آرام پائے۔ آمین

اللھم ارحمہ بالقرآن العظیم

بزرگوں کا مقولہ ہے کہ شریف آدمی جس قدر بلند ترین مراتب پر پہنچتا ہے اسی قدر اس میں عاجزی اور تواضع کی شان زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ذلیل آدمی جوں جوں اونچے درجات پر پہنچتا ہے اتنی ہی اس میں دنائت و کمینگی اور رذالت پیدا ہوتی جاتی ہے۔

ارشاد : شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

(از دعوات حق)